[illegible]

انتخاب

دیوان ہوس

از تصنیف مرزا محمد تقی مرحوم ہوس لکھنوی شاگرد [illegible]

مرتبہ

سید فضل الحسن حسرت موہانی [illegible]

[illegible]

مطبع فیض عام واقع علی گڑھ [illegible]

حسرت موہانی [illegible]

مہر مشکیں میں نے جب کاغذ پہ نور افشاں کیا
اک تبسم کو نہ فرصت لب تک آنے کی ملی
سطر کاری خامۂ صنعت کی اُسکی دیکھیے
دور تک اُس کے نہ پہنچا نقش پا کیطرح آہ
نامہ مانی ہوش کا کیوں نہو حیران کار
اے عشق قدم اٹھا تو تری راہ میں ڈالا
سیپارۂ از نہال عشق کا چھپ کر تو عیاں ہے
آنکھوں سے لہو آ کے لگا اشک کی جا گر
اے چشم چھوڑ آبلوں کو پاؤں کے میر
رخصت ہو ہوس تجھکو کہ یہ بار محبت
مسی سے لب پہ رنگیں اس غیرت چمن کا
اُڑ جائے نور شمس کا ہو منہ سحر کا کالا
ہوا ہے قبیل افسردہ خاطروں کی
لاکھوں جنہ مرگئے گلشن میں عکس ساحے
یاد آئے کی ہوس کو بالوں کی لگسی کی
چشم شوخ یار بیمار سے مشکل ہو گیا
در حشر سا جوانی کی بلا ہوا سمتہا
متصل شب تنہائی کس سے کہیں ہم اپنا
پنتیس جو چھوڑا سیکھے وہ قسم کھائے ہیں
خواہش بقا کی تھی نہ خوف فنا ہم کو

تجھ نے ظاہر میں گلے لگنے کا انکار کیا
خواب میں پہنچے تھیں دیر تلک پیار کیا

دھوپ قسمت کی تری کوچہ میں سر سے نکلی
لمعۂ حسن نے کم سایۂ دیوار کیا

شرم کی اوٹ میں سب کام بنا جاتا تھا
ذوق بے پردہ نے رسوا سر بازار کیا

پیچ ڈالا ہے مجھے ہاتھ خوش اسلوبوں کے
اس کا بندہ ہوں انہیں جس نے گرفتار کیا

خون کا دعوی نہیں محشر میں یہی قاتل ہوں
میں مکر جاؤنگا اس نے اگر اقرار کیا

بہکتا پاؤں مستی میں نہ گر میرے شرابی کا
نہ پڑتا کان میں مستوں کے کھٹکا انقلابی کا

گو ہوس یاران رفتہ کا بہت ماتم کیا
حق صحبت یاد کر جو کچھ کیا سو کم کیا

جب گواہ پاک دامانی نہ پایا شمع نے
چشم حیرت کو سحر ہم بہت مرہم کیا

ہوں فنا لیکن فرو لاؤں نہ سر نازک مزاج
گردن مینا کو یا جس نے کبھی خم کیا

مانع گفتار رکھی کا ہے حیا گم بیخودی
دو گھڑی اس سے قضا نے گر نہیں باہم کیا

ہوں میں وہ عاشق پڑھو کشتہ لحد پر میری جب
سورۂ اخلاص معشوقوں نے پڑھ کر دم کیا

میں یاد دیا نہیں مشتاق چمن کا
دیکھا ہی نہیں لطف گل و سرو و سمن کا

اے ہم سفراں بہر خدا یاد دلا دو
غربت میں ہمیں بھول گیا نام وطن کا

اے وحشت جنوں کچھ تو موئے پر بھی مدد کر
پرنا ہی وحشت ہی گریبان کفن کا

دیوانہ ترا ضعف کی دولت سے غنی ہے
زنجیر کا محتاج ہے نہ پابند رسن کا

کیوں درد نہ ہو نالۂ مرغان قفس میں
سنگھ میں ہے ہوس جس کے یہ انداز سخن کا

نزع میں گر دم ہمارا ان سے رخصت مانگتا
اشتیاق [illegible] تھوڑی سی مہلت مانگتا

بس مرا ہوتا تو تخیر گل معشوق کی
[illegible] قطرہ ہو کے آب [illegible] مانگتا

حسرت دیدار کچھ کرتی اگر [illegible]
ناتوانی [illegible] ایک دو قدم چلنے کی طاقت مانگتا

بے تمیزی میں جنوں کی باغ کو [illegible]
[illegible] سے [illegible] مانگتا

حسن کو ہوتی [illegible] عاشق [illegible]
[illegible] صحرا [illegible] مانگتا

وقت خونباری [illegible] چشم [illegible]
[illegible] گلگوں [illegible] رنگ حسرت مانگتا

جب اس کے لعل لب نے لعل کو کم رنگ ٹھہرایا
[illegible] گلگوں کی صداقت [illegible] ٹھہرایا

عجب کی جگہ یہ ہے کہ انجام محبت سے — خس خزاں کا نہیں سنے اک آتش رنگ ٹھہرایا
بڑا جاتا ہے رنگ قیس تو ہر لحظہ مضموں سے — مصور نے ورق پر کیونکر اس کا رنگ ٹھہرایا
نہیں ہے طینت اہل صفا میں جا کدورت کی — وہ نابینا ہے جس نے آئینہ میں زنگ ٹھہرایا
نہیں پروائے تخت سلطنت ہم خاکساروں کو — گماں میں اپنے فرش خاک کو اورنگ ٹھہرایا
. بیشہ ناخن دست جنوں کا وشل چور کہتا ہے — رگ جاں کو میرے کیا اس نے تار چنگ ٹھہرایا
ہمارے نام سے دیکھا تو نفرت کو بھی نفرت ہے — نہیں سوائی الفت نے ننگ ننگ ٹھہرایا
سریع السیر تھا از بس میں صحرائے محبت کا — مری سرعت نے سو فرسخ کو اک فرسنگ ٹھہرایا
ہوش پھر کیجے اب قصہ صید طائر مضموں — خیال سست پرواز طبع نے یہ ڈھنگ ٹھہرایا

مزاج عشق نے ہستی کا عرصہ تنگ ٹھہرایا — قدم سے ہی گذر جانے کا جب آہنگ آیا
جو اوڑتا تو گماں طاقت کا ہوتا ہمصفیروں کو — ہجوم ضعف نے چہرے پہ میرے رنگ ٹھہرایا
چلا جب صبح ہوتے قافلہ باد بہاری کا — تو گلہا رنگ شکستہ رنگ گل کو رنگ ٹھہرایا
جسے کہتے ہیں دل ہے اس میں دونوں کی صف آرائی — یہ حسن و عشق نے اپنا مقام جنگ ٹھہرایا
جہاں یاقوت لب کو اسکے رکھتے تھے ترازو میں — مقیم عشق نے وہاں لعل کو پاسنگ ٹھہرایا
تری تصویر کا خاکا نظر آیا جو مانی کو — تو نیرنگی کو اس کے عالم نیرنگ ٹھہرایا
زبان طاعناں سے اے ہوس کیونکر بچیں کیا ہو — جنوں عشق نے ہمکو حریف ننگ ٹھہرایا

میں کہا بولا نشب ہجر سے تھا تمکو کیا — مسکرا کے کہنے لگا شوق مرا تم کو کیا
جو کہا میں کہ مجھے طور نکالے تجنے — پھیر کر منہ کو لگا کہنے بھلا تم کو کیا
شکوہ اس بت سے جفا کا جو کیا میں آ کہا — تم تو دنیا میں ہو اک اہل وفا تم کو کیا
درد سر دشمنوں کے اُنکے ہوا ازبس شوق میں — جو ہیں گھبرا کے یہ پوچھا تو کہا تم کو کیا
تان کر منہ پہ دوپٹہ بدم سرد کہا — تم لگے پوچھنے کیوں حال مرا تم کو کیا
ہر گھڑی تم جو ملامت مجھے کرتے ہو ہوس — آپ میں دام محبت میں پھنسا تمکو کیا

شوق خمار اس خمار مرے دل میں پکیا — پائے تلاش پہلی ہی منزل میں رہ گیا
میں زمزمہ سرا تو چمن سے گیا ولے — افسانہ اک گروہ عنا دل میں رہ گیا

زنجیر موج پانوں میں آکر لپٹ گئی
طوفاں ہو تو ڈوبیا ایسا ہی ساحل میں رہ گیا

تصویر اس کی کیسے کھنچے مانی خیال
حیران حسن کی شکل و شمائل میں رہ گیا

کام اپنا تو تمام کیا اس نے ہوش
ہی کا اشتیاق خنجر قاتل میں رہ گیا

ہم سے وارفتہ الفت ہیں بہت کم پیدا
یا تو سنے کہو تم کہیں ہونگے نہ پھر ہم پیدا

التیام اس کا جو ہی لطف بتاں تو نو
زخم دل کا مرے ہوتا نہیں مرہم پیدا

بد نہ کہہ بد کو کہ صناع بد و نیک ہے ایک
خار و گل ہوتے ہیں اک شاخ سے باہم پیدا

نہیں ابرو ترے رخسار کی سجدے کے لیے
عکس انگشت شہادت نے کیا خم پیدا

میں بھی ہوں باعث ایجاد ہوش اک شے کا
[illegible] نے کیا غم پیدا

اگرچہ ہجر کا ڈر وصل یار میں بھی تھا
نہ کچھ قرار دل بیقرار میں بھی تھا

اٹھا جو خاک رہ قیس سے بگولا سا
اک اضطراب سا پیدا غبار میں بھی تھا

اگرچہ آج ہے بالین سنگ بستر خاک
کبھی تو سر مرا آغوش یار میں بھی تھا

زبسکہ تھا مجھے خطرہ تنک مزاجی کا
بگڑ ہی جانے کا ڈر [illegible] میں بھی تھا

رواں ہیں اشک میرے جسطرح بچشم [illegible]
یہی سماں کبھی ابر بہار میں بھی تھا

زبسکہ آنکھ پھرتا مجھے تصور یار
مزا وصال کا اک انتظار میں بھی تھا

گزشتگاں کے زمانے کا تم نہ وصف کرو
یہی غم و الم اس روزگار میں بھی تھا

ہوش کا دل ترے جانے سے اب ہے منزل غم
کبھی خوشی کا گذر اس دیار میں بھی تھا

پھر نے کشتہ نے ہمیں زور چمن دکھلایا
برق خوں ناب پھر اک تازہ کفن دکھلایا

اڑ گئی تازگی رنگ رخ لالہ و گل
کیسے چھاتی کا انہیں داغ کہن دکھلایا

قیس آوارہ کی غربت میں کٹی ساری عمر
پھر فلک نے نہ اسے [illegible] وطن دکھلایا

بعد اک عمر کے بارے فلک کجرو نے
گل کو پھر از سر نو [illegible] دکھلایا

اے ہوش خوش ہے وصل کا سامان ہوا
اہل [illegible] دکھلایا

بلبل نے کڑھایا نہ غم گل نے رولایا
ہمکو تو فقط [illegible] کے تغافل نے رولایا

ساقی [illegible]
تا [illegible] رولایا

گلشن میں بہار آئی ہے گل جام بکف ہیں
اس فصل میں ساقی کے تساہل نے رلایا

مجلس میں نہ دیکھا جو مجھے ہمدم مستاں
میخوار کو [illegible] قدح مل نے رلایا

دیکھا دو دل جنہیں کے غم ہجر میں برباد کیا
ہائے بھولے سے کبھی اس نے نہیں یاد کیا

جس نے گل خون میں ڈوبا قفس [illegible]
تو نے پھر آج رہی نہ [illegible] بنیاد کیا

عشق جاناں ہے رہزن نے کیا مجھکو فقط حیران کیا
تھا جو مجد دل [illegible] کا سبب [illegible] کیا

گل جو وہ گلرو [illegible] دامان ناز سے گزرا گلشن میں
اڑ گئی رنگ گل کی نزاکت خوب چمن میں دیکھا

برق نگہ ہا نسوز عالم خنجر ابرو تیر مژہ
قتل کا اک بیکس کے قاتل کیوں اتنا ساماں کیا

[illegible] بت [illegible] یار [illegible] اس بت نے
قتل کیا تو خوب کیا پر ناحق یہ بہتان کیا

وصل میں ذرہ ہو اٹھا ہجوم ہجر میں روتے ہوتے ہیں
ہمکو تو بیتابی دل نے آہ بہت حیران کیا

آئے اگر وہ اٹھکے گھر تو کیا یہ تیرے نذر [illegible]
ایک ہوس دل کھتے تھے سو گئے ہی [illegible] کیا

جگر پہ داغ ہوا یار کی جدائی کا
یہ داغ ہجر ہی سے نہ جائے گا آشنائی کا

ہر رنگ غنچہ زبان لال ہو گئی ہے مری
بیان کر نہ سکا تیری بے وفائی کا

پھنسا ہے زلف میں اس شوخ کے ہمارا دل
سبب نظر نہیں آتا کوئی رہائی کا

پھرے ہے دیدہ پر خوں میں جسکو دست نگار
مژہ پہ رنگ ہوا [illegible] حنائی کا

ہوس کیوں ہو میں عشق [illegible]
مجھے گھمنڈ نہیں اپنی پارسائی کا

مژدہ یہ صبا اس بت بیباک کو پہنچا
پہنچے دو دو دل سوختہ افلاک کو پہنچا

پیغام زبانی تو نصیبوں میں کہاں تھا
نامہ بھی نہ تیرا [illegible] نمناک کو پہنچا

خوں [illegible] ہر فندق و دست [illegible]
کب ترک فلک اس بت سفاک کو پہنچا

صد چاک کیا پیرہن گل کو صبا نے
جب وہ نہ تری خوبی پوشاک کو پہنچا

صحرا میں ہوس خار مغیلاں کی [illegible] سے
لیکے مرا خون ہر خس و خاشاک کو پہنچا

[illegible] تو فائدہ [illegible] داغ عشق کا ہیچ دمن رہا
[illegible]

کوئی [illegible] تو غزال [illegible] کیا
[illegible] وطن [illegible]

ہوا [illegible] بہار [illegible] کہاں
[illegible] گلشن [illegible] چمن رہا

تھی آن کچھ ہی سب کی کہا سو کہا یہی کرتے تجھے قدر اپنی وفا
تری زلف کی بو کو جو لیکے صبا گئی ملک ختن میں تو خطا ہوا
کہا لیلیٰ نے جو سنا ہو ایک دم گرم تھی میں آگ لگی
مجھے وصل میں غم تھا نہ ایک نفس میں کرتا تھا نالہ گریہ میں
ہجر میں کس سے کہوں حال دل زار اپنا
شمع پروانہ پہ مصروف رہی گل بلبل پر
گل مری دیکھکر نہ وہ ویراں خجل ہوا
محشر میں ساتھ لے نہ گیا کیوں نشان یار
بے اختیار رو دیا مرے آنسو جو گر پڑے
سینہ کے داغ دیکھ لیے میرے خلق نے
زندانی اس کے قید میں جب ہو گئے تمام
کیوں در پہ یار کے نہ کٹائی تمام عمر
لیلیٰ کا جنازہ جبھی دو چار قدم نکلا
جب یاروں نے تیر اس کا سینہ میں مرے کھینچا
حوروں نے مری دیکھی آنکھوں کی گل افشانی
کیا لطف ہو وہاں یا رب جو منزل ہستی ہی
جانے نام معشوقاں کیا میرا ہی سینہ تھا
جی اس کے در سے اٹھ نہیں لگتا کہیں ذرا
کھنچتی کچھ لیلیٰ ہیں ہو جو میرا تو سینہ ہی
رو دیا میں ساری عمر واسطے اپنے ای ہوس کا
[illegible] آہ کو ضبط کیجئے گریہ [illegible] نکلا
ہو دل فراق میں گل کے زبوں تہ و بالا
[illegible] گیا ہو [illegible] آج [illegible] ایسا

وہ چمن جو شاہ کم زمانہ میں تھا تیرے عہد میں گلشن نہ رہا
انہیں شوق جو دید کا تیرے ہوا کوئی آنکھوں میں [illegible] حسن رہا
وہاں جانے کے دو گھڑی لگتا تھا ہی [illegible] غضب کے [illegible] تو وہ کانٹا رہا
مجھے غم ہے تو بس یہی غم ہے [illegible] یہی حال [illegible] کہیں نہ رہا
نہ تو [illegible] کوئی اور نہ [illegible] اپنا
حسن بے رنگ میں پایا ہے خود [illegible] اپنا
سرخی سے لب کی لعل بدخشاں خجل ہوا
[illegible] میں نکال کے پیکان [illegible] ہوا
اس [illegible] کہ گرے در پہ [illegible] خجل ہوا
وحشت [illegible] کریں گر [illegible]
[illegible]
[illegible] کر کے میں جنوں کا بیابان خجل ہوا
[illegible] کہ مجنوں کا اک آہ [illegible] نکلا
دیکھا تو جگر ہو کر پیکان [illegible] نکلا
دامن کا مرے اک تختہ گلزار ارم نکلا
ہر شخص [illegible] صحرا [illegible] نکلا
جب دل کو [illegible] ہو رہا سینہ میں غم نکلا
فرصت دے ناتوانی تو جاویں [illegible] ذرا
ہو [illegible] دل میں قیس کو [illegible] ذرا
رکھی نہ چشم تر [illegible] مری آنکھیں ذرا
[illegible]
کیا ہو مرغ قفس نے قفس تہ و بالا
جو دلکو کرتی ہے پامال [illegible] تہ و بالا

خدا کے واسطے اب ضبط کر تو آہ نہ کر
زمانہ ہو نہ کہیں لے ہوش تہ و بالا کر

دل تھے جب عشق کے تھے اور جنوں کا جوش تھا
گھر میں کچھ بکتا تھا گہ دو دو پہر خاموش تھا

گلشن ہستی نہ تھا زخار جائے بود و باش
ہر نہال اس باغ کا بار سفر بر دوش تھا

کون دریا میں نہایا تھا کہ جس کے واسطے
حلقۂ گرداب ہر اک صورت آغوش تھا

بس کہ تقریر بھی کس کی لب جادو بیاں
تاک ہی تھیں بلبلیں ہر گل سراپا گوش تھا

اور کیفیت تھی بزم میکشاں میں تب بہوش
ایک کا لغزش کے باعث ایک تھا نے دوش تھا

میں نہ سمجھا بلبل بے بال و پر نے کیا کہا
گوش گل میں قاصد باد سحر نے کیا کہا

تو نہ تھی کے دم بھی زمیں لینے کو مانع تھا حجاب
چپکے چپکے رو دی اور اُس نوحہ گر نے کیا کہا

تیرے وحشی سے عبث تجھکو خفا کرتے ہیں لوگ
سب یہ باتیں جو ہٹھ تھیں اُس بے خبر نے کیا کہا

سینکڑوں رنگینیاں پیدا کیں لگنے وقت فصد
خون مجنوں سے زبان نیشتر نے کیا کہا

نامہ بر کو گالیاں دیں اُسنے سنکر میرا نام
منہ کو تکتا رہ گیا اور نامہ بر نے کیا کہا

ہو گیا اُس کو ہیکر اور بھی مغرور وہ
کان میں اُس شوخ کے سلک گہر نے کیا کہا

جوڑنا اُسکا نہایت اے ہوس دشوار تھا
دل کے ٹکڑے دیکھ میرے شیشہ گر نے کیا کہا

یار جب رخصت پے عزم سفر ہونے لگا
خنجر غم سے یہاں ٹکڑے جگر ہونے لگا

بیخودی سے ہو گئے آگے ہمکو آجاتا تھا ہوش
طول غش کا اب تو یاں دو دو پہر ہونے لگا

ابتدا میں عشق بازی سہل سمجھی تھی ہوس
آخر آخر جان کا اس میں ضرر ہونے لگا

اک داغ جگر مثل شرر ہم کو ملا تھا
یہ پاس کے گلشن سے ثمر ہم کو ملا تھا

منزل میں جہاں تک ہوا دل سے جدا غم
اس راہ میں کیا یار سفر ہم کو ملا تھا

ہر داغ جگر صورت خورشید ملا ہے
کیوں راہ میں وہ رشک قمر ہم کو ملا تھا

کھانے کو تھا پینے کو خون جگر اپنا
الفت میں یہی زاد سفر ہم کو ملا تھا

کہتا تھا اُسے کوئی ہوش اور کوئی مجنوں
کل دشت میں اک خاک بسر ہم کو ملا تھا

یوں اُس کا بدن آئینہ آب میں دیکھا
جیسے در یکتا شب مہتاب میں دیکھا

آنکھوں کو چکا چوند ہوئی جسنے تن اُس کا
لپٹا شب مہتاب کے جلباب میں دیکھا

سوتے سے ہوس کر کے جو اک بار اٹھا
اے عاشق دم باختہ کیا خواب میں دیکھا

میں نے قاتل کا دم ذبح جو پابوس کیا
رحم اُسنے نہ کیا لاکھوں نے افسوس کیا

شعلۂ شمع کی نیرنگ نے شب محفل میں
پر پروانہ کو رشک پر طاؤس کیا

ایسے آنے سے تو قاصد تو نہ آیا ہوتا
کیسی امید میں تو نے مجھے مایوس کیا

بسکہ وحشت میں خوش آئی ہمیں رسوائی عشق
ننگ کا پاس نہ اندیشۂ ناموس کیا

اے ہوس حسن چھپائے سے کہیں چھپتا ہے
جمال شمع عبث پردۂ فانوس ہوا

کیوں عشق سے دعوی نکروں قیس کے خوں کا
اب سلسلہ جنباں ہوں میں زنجیر جنوں کا

جب آہ میں کرتا ہوں تو چھا جاتا ہے اک ابر
کس تہ کو پہنچا ہے دھواں سوز دروں کا

بیتاب ہوا ایسا کہ کبھی نیند نہ آوے
افسانہ سنے گر وہ مرے حال زبوں کا

سینہ میں تڑپتا ہے پڑا برق کے مانند
کچھ حال نہ پوچھو دل بے صبر و سکوں کا

دنیا میں خوشی جان غنیمت کہ ہے دشوار
اک شکل پہ رہنا فلک بوقلموں کا

کوہ غم فرقت کا یہ کیا بوجھ اٹھا سکے
کہتے ہیں ہوس دل جسے اک قطرہ ہے خوں کا

گر جاں پہ کوفت ہے تو تن ناتواں کو کیا
دل کی شکست سے ہو خبر استخواں کو کیا

آتی نہیں چمن سے یہ سوئے قفس کبھی
روکا کسی نے تجھکو بتا اے نسیم رواں کو کیا

یاران رفتہ بھول گئے ہم کو اے ہوس
رہ میں کسی نے لوٹ لیا کارواں کو کیا

بتا فرہاد نے شیریں کی جب تصویر کو توڑا
تو گویا بیستوں کی دونوں تیشہ کو توڑا

گراں ہے اُس کے تن پر بسکہ ہی بیچ رنگ گل کا
ترے دیوانہ نے کیسے زنجیر کو توڑا

دل عشاق سے ملتا جو پایا گلگلی کلیوں کو
خدا ہو اُسنے ہر اک غنچۂ دلگیر کو توڑا

ہوس ہم پار ہوویں کیونکہ دریائے محبت سے
قضا نے بادبان کشتی تدبیر کو توڑا

کسی کا روکنا وحشت میں جو مجھکو نہ بھاتا تھا
جنوں میں میں نے سر پر خار دامن گیر کو توڑا

ناحق کی اک بلا میں مجھے مبتلا کیا
اے آرزوئے حسن بتاں ہائے کیا کیا

وہ بعد قتل خون سے مرے سرخ کر کے ہاتھ
بولا کہ ہمنے آج سے ترک حنا کیا

شمشیر اس نے کھینچی ادا سے جو بہر قتل
خوش ہو کے میں نے شکر کا سجدہ ادا کیا

ہر چند ہجر یار نے لاکھوں ستم کیے — شکوہ سے میں نے لب نہ کبھی آشنا کیا
راہ جنوں میں ہمنے جو مارا قدم ہوس — مجنوں نے پانوں پڑ کے ہمیں پیشوا کیا

نہاں کن مردم دیدہ کو رہ خوش نے اب کا جوڑا — زمانہ نے نہ دیکھا ہو جس آب و تاب کا جوڑا
شب وصل اس طرح لیٹے رہے مشتاق ہم مگر — کہ مل جاتا ہے جیسے قطرہ سیماب کا جوڑا
ہمہ تن لنگ خامہ کیا کرے ضبط اسکی پالا کی — ہنر ہے یا الہی گردوں ترے سنجاب کا جوڑا
بہار گل لٹی جب اس نے پہنے پائے نازک پر — بنایا ہاتھ کے ہو ہنر نے جس سیماب کا جوڑا
ترے رنگ فلک کا گریہ عالم ہو تو دریا میں — کسی دن ڈوب کر مر جائیگا سرخاب کا جوڑا
نہ ہاتھ دل ہو تو اے مطرب نہ کا قوس کو رگ جانکے — بہار آنا فن عجم ہو نہ دی مضراب کا جوڑا
ہوئی اب یہ غزل ہمکو شبا تر سخن میں تو — کہ اے مقبل لکھا مطلع ہے سرخاب کا جوڑا
شب ساعت سے دولت گنتی دل اہل الفت — کبھی نہ پھر تختہ زردی زرقاب کا جوڑا
قبا اس زلف کی ہے رخ پہ روشن شب ہو یا کی گرہ ہو — مرے تار نظر سے کھینچے رشتہ خواب کا جوڑا
دکھا دو قمر کا قد بدا اب تو جو نہ دیکھا ہو — ہوئی ہے جیسی شب دیکھا نہ تم نے اس سیماب کا جوڑا

نقش پا سے تو نقش کا سلسلہ بنا تا رہا — ہم گئے کہ اب کر کے گئے اور قافلہ جاتا رہا
ہم گئے تھے اس سے کرنے شکوہ درد فراق — مسکرا کر اُسنے دیکھا سب گلا جاتا رہا
شان صبا ذات دن روا لفت ہوئے طے کیا ہی ہوس — پہلی ہی منزل میں جس کا راحلہ جاتا رہا

اُس کو ہوئے دن سے کہتے ہمیشہ پر جان گرا — یا حسرتا اُس پہ خون دل نو خطاں گرا
اے آنکہ تو ہی نوسن ایام پر سوار — گو تو نے اُس کے ہاتھ سے چھوڑی عنان گرا
فلک قفس سے نکلا ہوا ہم کی طرح — ہیں تیرہ بخت پھر وہیں اُٹھا جہاں گرا
دو ہر سے باندھ کے نکتہ ہی عندلیب — آتش پہ گل کے کیوں نہ مرا آشیاں گرا
مانند برگ کاہ ہر ایک گیا طبیعت — جب اُس کے سر پہ عشق کا کوہ گراں گرا

اب اس غزل سے کیونکر شیخ و شباب کا جوڑا — کہ جیسا ہی ہر اس نمک گل مہتاب کا جوڑا
شب ہجراں کا میں اسکو افسانہ سنایا تھا — پلک کو پھر کو لپٹے مر گیا سرخاب کا جوڑا
سپیدی پھر گئی طبیعت سے رشتے پھرتا یا لگا — جب اس نے لال رنگوایا شب مہتاب کا جوڑا

نسیم اُس تک مگر اڑ کے گئی تھی کوچہ سے تیرے
معطر ہو گیا ہے جو گل شاداب کا جوڑا

ہوس نے اس غزل سے یوں یا پیوند رنگینی
بنائے ہے اہل صنعت جس طرح کمخواب کا جوڑا

مجھے بھی کاش کے اک جرعہ آب سے پلا دے
ملا تھا خنجر قاتل کو جیسے زہر آب کا جوڑا

تمہارے بام گردوں پر نہایت سر اُٹھایا ہے
کسی دن تم کبھی پہنو گے شب مہتاب کا جوڑا

گر اسکی پیشواز سرخ لاہی کا یہ عالم ہے
کسی دن دیکھیاں ہو کا دل بیتاب کا جوڑا

اگر میری سی عشاق کی کبھی ہو گی تو نہ دیکھے گا
کبھی رو ئے سحر کو خواب میں سرخاب کا جوڑا

ہلا تھا وحشت پر گر جنوں میں کیا گذر اسکا
غبار آلود آتا ہے نظر سیلاب کا جوڑا

چمک رکھتا ہے یہ اس مہر عالمتاب کا جوڑا
لگے میں ماہ کے ہے نور جس سے آپ کا جوڑا

سیا تھا طاقت قدرت نے میرے کانون سینہ میں
ردائے برق سے میرے دل بیتاب کا جوڑا

پھڑک دو آپ گلہائے سخن اہل محفل پر
[illegible]

چمن میں دیکھ سرخی اس غیرت مہتاب کا جوڑا
[illegible] کا جوڑا

بہت خوش آج روح مست مینا سے آئی ہے
[illegible] کا جوڑا

سلک گر تھے مژگاں کیا اشک یاں نہ ٹھہرا
[illegible] نہ ٹھہرا

شب دامن قلق سے بھڑکی جو آتش دل
[illegible] نہ ٹھہرا

برق تبسم اس کی کوندی چمن میں جس جا
بلبل کا [illegible] آشیاں نہ ٹھہرا

تیر مژہ نے تیرے برپا کر دیا دل
سینہ میں [illegible] نشاں نہ ٹھہرا

تو بھی تو جستجو میں سرگشتہ ہے کسی کی
[illegible] نہ ٹھہرا

چوں شمع تیرے دم سے گرمی ہے انجمن میں
[illegible] آتش زباں نہ ٹھہرا

عہد طفلی سے غم عشق ہے دمساز اپنا
قیس وارفتہ کا انجام ہے آغاز اپنا

پاس ناموس محبت سے کبھی آہ نہ کی
تا دم مرگ کسی پر نہ کھلا راز اپنا

شوق دیدار بتاں ہے گر و پنجہ یاس
خون ناکامی سے پرورد ہے شہباز اپنا

عاشق اپنا حسن پہ ہے وہ معشوق مزاج
[illegible] اپنا

فن میں گو شاعری کے ہو گیا ہوں لاکن
[illegible] انداز اپنا

سبک رو جو تھا بزم دوستاں میں جی نہیں لگتا
صدائے زنگ کا یہاں کارواں میں جی نہیں لگتا

عدم سے شوق لایا ہے یہاں تک اسیری کا
میں وہ بلبل ہوں جس کا آشیاں میں جی نہیں لگتا

بہت کی بت پرستی اب ہوس اللہ یاد آیا
چلیں کعبہ کو اب ہندوستاں میں جی نہیں لگتا

غفلت میں نہیں ہم خوش تھے بیداری کا اک غم تھا
ہنگام شباب اپنا گیا خواب کا عالم تھا

عصمت پہ گل تر کے کیوں شاد نہ ہو بلبل
جو شگفتہ گلشن تھا سو دامن مریم تھا

لذت دل عاشق کی کیا جانے ہوس کوئی
سوز دل پروانہ اس راز سے محرم تھا

[illegible] پہ بلبل نالاں کے جو برباد ہیں سب
ہاتھ پر ہاتھ دھرے سوچ میں صیاد ہیں سب

اڑ گئے ملک پہنچی گی کب بلبل بستانی صدا
کہ اسیران قفس گوش بفریاد ہیں سب

حشر کب ہو کہ ہم نہیں یار کو لیلیٰ دیکھیں
منتظر قیس و ہوس وامق و فرہاد ہیں سب

لی [illegible] کی جب خط یار کو رخصت
کیا خزاں نے چمن سے بہار کو رخصت

[illegible]
چلے ہیں ہو کے ہم اپنے دیار کو رخصت

[illegible]
کرا ہنسی کی مری جان زار کو رخصت

[illegible]
نہیں ہے قفس کی اک دم شکار کو رخصت

[illegible] کیونکہ بانی سے تصویر وحشت
یہاں ناتوانی سے ہے زنجیر وحشت

گرفتار [illegible]
شکار جنوں ہے کہ نخچیر وحشت

بہار آئی آغاز فصل جنوں ہے
کرو [illegible] جلد تدبیر وحشت

غبار تن [illegible]
ہوائیں سی کرتا ہے تعمیر وحشت

[illegible]
ہوس پائی پاؤں نے تقدیر وحشت

[illegible] نسیم [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] کا دل [illegible]

بدلی کو چیر چاند سا نکلا تھا وقت صبح
اٹھنے لگے جو بال [illegible]

حیرت سے چشم وا ہوئی [illegible]
جاتی ہیں آنکھیں جیسے دم واپسیں

گلشن میں گئی جلوہ کناں کون پری آج
[illegible] خیاباں میں نسیم سحری

کیا گل ہے کوئی باغ جہاں سے سنری آج
دل کھول کے رو خوب ہی کر نوحہ گری آج

کھب گئی دل میں مرے اس بت نوخیز کیطرح
پھر گئی آنکھوں میں اپنے شب دیجور کیطرح
سبب کا ہے شغل جاں کنی سفر دور کی طرح
نخل آہ شرر افشاں شجر طور کی طرح
کف افسوس کھڑے ملتے ہیں مجبور کی طرح

اب نہ صحرا میں ہے رونق نہ گلستاں آباد
چار دن کو رہی یہ منزل ویراں آباد
رکھتے ہیں ہم نالہ زنجیر سے زنداں آباد
گور ہا مسکن پھر گبر و مسلماں آباد
کبھی دیوانوں سے تھا کوچہ جاناں آباد
دم سے مجنوں ہی کے تھا نجد کا میدان آباد

نہ ہو سکا بندہ رہیگا کب تک خدا خدا کر
کبھی زبان و لب دیا انکو نہ حرف مطلب سے آشنا کر
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم انکو جگا جگا کر
بتاں رو پیر تک تو ہم بھی پہنچ گئے ہیں خدا خدا کر
یہ سب کے سب خفا کے تھے پتلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر
چراغ داغ جگر سے میرے فروغ تھا نہ وفا کرا
تصور لب کے میں سو رہا اب لحد کے تکیہ گلے لگا کر

خنجر ہے دست یار میں صمصام دوش پر
آغاز بھی ہے دوش پر انجام دوش پر
ہاتھوں سے سر پہ سر سے لیں لو کام دوش پر

کیا صاف تن ہے عکس در گوش سے جہاں
طفلی میں گو دائی ہوش خوابگاہ تھی

اگر سے گر میری آہ آتشیں کی برق گلشن پر
خبر آشفتگی بلبل جلوں کی کون لیتا ہے

ہے واسطے شہرت کے ہر ماہ رہ و رسم خودداری
ہیں مزرع الفت بہارستان آتش ہے

خندہ زن ہے برق میری نالۂ شبگیر پر
یہ نئی ہے حسن اس بت کا کہ کیا کیا صنعتیں
جب ہوئی تھی قالب خاکی سے آدم کی بنا
سحر ہے کیا ترے کوچے کہ جو آیا یہاں
خشمگیں غیر و نہ ہو مارا ہوش کو آپ نے
انگشت ہیں خدا دیاں تیر بے وسواس ناخن پر

دہان تنگ سناتے ہے یہ آب تاب ناخن پر
بیاض چشم پر کیا ٹپکے اشک بے قرار اپنا
نہ ہاتھ آئی خدا جس جا وہاں مشاطہ لے آئے
جنوں میں لاکھ عقدے عشق کے حل ہو گئے اس
ہوش تار نفس سے کیوں نہ آواز حزیں نکلے
کیوں کر نہ [illegible] کے سے شہوں [illegible]
[illegible]
آئینہ [illegible] [illegible]
سر اپنا [illegible] حسن [illegible]
نہ کیوں کر [illegible] سے کیوں ترے رہ کشش [illegible]
خطرہ ہے کہ نہ ہوش ترے پردہ حسن کا

آیا تھا کون جلوہ کناں شب کو بام پر
نور قمر نثار تھا طرز خرام پر

میں کیا کہوں تغافل صیاد کے سبب
کیا کیا ستم ہوئے ہیں اسیران دام پر

رخسار یار آنکھوں میں ہوتے ہیں جلوہ گر
کرتا ہوں جب نگاہ میں ماہ تمام پر

مشتاق وصل سیم تناں ہوں جو لے ہوس
ہنستا ہے ایک جہاں مرے سودائے خام پر

ایک دیوانہ یہ کرتا تھا بیان زنجیر
ہم بھی کچھ خوب سمجھتے ہیں فغان زنجیر

تجھ میں اب نہیں گو شور فغان زنجیر
جا بجا خاک پہ باقی ہے نشان زنجیر

ناتوانی ہے مری لاکھ سلاسل سے زیادہ
کہ رگیں جسم پہ لپٹی ہیں بسان زنجیر

قل و زنداں میں پہنا کسی ہو کوئی ہے شاید
مرگ مجنوں سبب خواب گران زنجیر

ہوں ہوس وادی وحشت کا میں اور نگ نشیں کر
کون ہے میرے سوا مرتبہ دان زنجیر

گل کو ہنستے دیکھ صورت بلبل گلزار پر
ضبط نے کی مہر خاموشی لب اظہار پر

یاد آتا ہے کہ ڈر سے باغباں کے ہم نوا
جھانکتے تھے ہاتھ رکھ کر باغ کی دیوار پر

کیا عجب گر اب بھی ہو وہاں لالہ خود رو کا جوش
پھینکی ہیں موج خوں اک وقت میں کہسار پر

ہم کو ناجی کر دیا ہے شکر احسان جنوں
ہو گئی یاد اشک مصیباں [illegible] بہار پر

کیوں ہو یکساں اپنا اپنا رنگ ہے بو کے لیے ہوس
خندہ گل بے محل ہے نرگس بیمار پر

تربت پہ مرے یار نے رکھا قدم ناز
جب جا پچے ہم قیامت ہوا اٹھ کر ہے ناز

باہر نہ کہا در سے جب اس نے قدم ناز
مشتاقوں نے کیا کیا نہ اٹھائے ستم ناز

خال سر ابرو کو ترے دیکھ کے دانا
کہتی ہیں یہ ہے نقطۂ نوک قلم ناز

اس خاک سے ہر پھول بھی اگتا ہے گلابی
مدفون ہے جہاں کشتۂ تیغ و ستم ناز

یہاں شوخی نظارہ لہو پیتی ہے ہمارا
وہاں ہے نگہ مست [illegible]

ہنگام خرام اسکے ہیں کیونکر نہ ہوں پامال
ہر باں [illegible] فتنہ سر اٹھتا ہے

تھا نہ صورت سے انہیں کام نہیں سے
ہیں وہ جو پرستندہ بت اصنام ناز

انداز نگہ یار کے ہوس کشتے ہیں جو لوگ
مر جاتے ہیں کھاتے ہیں جو جھوٹی قسم ناز

ہیں داغ مرے جوش ربا ہے پر طاؤس
کیا کیا نہ [illegible] پر طاؤس

تیرگی الفت کے سبب آئینہ صاف ہوا
یاد آتا ہے اُس ڈانک کی پشواز کا عالم
مانا ہے کہ ہر اشک مرا ہو گلگوں سے
کرنے کو ہوس چہرۂ عشاق سے روکش
مجلس آرائی کرے جب وہ رخ گلرنگ و شمع
ہم کافوری سے کچھ اسکی صباحت کم نہیں
سامنے اس شعلہ رخسار آتشناک کے سکے
کہہ فرمائی پر آئے گر مزاج حسن و عشق
سرکشی یہاں جسکی اسکے تئیں لٹکا دیا
پنہاں ہے مرا زخم بہ زیر چمن داغ
یہ جم سکے وہ بیٹھا ہے کہ اُٹھتا نہیں ہرگز
جوں شعلہ خاموش چلی چھپکے ہی چھپکے
ہو لالہ نکلتا ہے سو وہ داغ بدل ہے
تن بسکہ ہوس آتش فرقت سے جلایا
جانا ترا اگر ہو صبا اُس آفت جاں کی طرف
دامن جو میرے خاک ہے اُس مست کا گل ہو گیا
ہر ساعت و ہر لحظہ فزوں ہے الم عشق
اپنی ہے تیار تن کر سو وہ عاشق
تصویر کی تصویر چلی آئی ہے بہتر
کعبہ میں ہوس چلکے ذرا ڈھونڈ ہو تو ان کو
پہنچا جو اشک خستہ دلاں آستیں تلک
کرنے لگیں رنگ کو اسپنے برابری
ہم کل نہ زنگ تغافل رہے سدا ہم

تیشہ سے بیستوں میں جو فرہاد مر گیا | آواز تو سے کی فلک ہفتمیں تلک
شیریں جو اسکو دیکھنے شد بید بیر گئی | وہاں موج خون بلند تھی دامان زیں تلک
ہم بھی مُنہ ہمارے کو اٹھ گئے ہوش | چلتے ہے جو فصل گل یاسمیں تلک

ردیف ل

تڑپا اسکی سے مرغ قفس تو تحمل کہوں کس سے عزیزو میں حالت دل
[illegible] سے پیچ [illegible] تیرے بچھوڑی رفاقت دل
[illegible] تو ولا [illegible]
[illegible] عشق [illegible] ستاں میں فراغت دل
[illegible]
[illegible] حالت دل

[illegible] گر پریشاں ہیں محمل | آ ہا کوئی سے سرو ساماں [illegible]
[illegible] آنکھ تھی اٹھا | تھی [illegible]
[illegible] خاک سے اٹھا کہ گولا | اک شعلہ ہوا [illegible]
فلک قدم ناقہ سوا قیس [illegible] | دیکھا جو [illegible]
اے ناقہ کش اتنی بھی نہ تو تیزروی کر | مجنوں ز خود رفتہ ہے نالاں پس محمل
شاید میں اسے دیکھوں ہوس لیلیٰ | جاتا ہوں اس امید پہ گریاں پس محمل

ردیف م

یہی کہتی لیلیٰ سو غم جان نہیں کھائی اد [illegible] خدا کی قسم
غم قیس سوا مجھے غم نہیں [illegible]
کبھی کہتا تھا قیس غزالوں سے تھا [illegible]
کبھی کہتا تھا تو ہی [illegible]
[illegible]
مجھے قاصد [illegible]

نہ تو آئی ہوس مجھے پھولوں کی بو بھی بیٹھا نہ جا کے ہیں بر لب جو
میری تشنگی دل نہ گئی نہ کبھو مجھے باغ جہاں سے کے فضا کی قسم

ردیف ن

یاران عدم کا شغل ہے کیا ظاہر میں تو وہ بھی کام نہیں
اندیشہ فوت صبح نہیں تشویش چراغ شام نہیں

دل سنبھلنے کی ہے مشق ضبط آہ و زاری ان دنوں
طائر بے آشیاں کی بے قراری ان دنوں

کیوں خزاں ایک پنکھڑی بھی گل کی اڑا دی نہیں
سر پٹکتی ہے کہاں باد بہاری ان دنوں

ہے سلیماں کو بہت کچھ جوش جوانی کا غرور
ہر کسی باد صبا پر ہے سواری ان دنوں

ناز پرور در چمن تھے اب اسیر دام ہیں
کچھ تو اے صیاد کر خاطر ہماری ان دنوں

وہ تماشا دیکھ ہی چکتیں مری رسوائیاں
ضعف اگر کرتا نہ میری پردہ داری ان دنوں

اوٹھتا ہے آپ وہ اب حسن کی اپنی بہار
مائل آئینہ ہے چشم خماری ان دنوں

ضبط کا دعویٰ تھا آخر پھر بھی چلا اٹھے
اے ہوس کیا ہو گئی شیخی تمہاری ان دنوں

کیا کہیں ہم رو برو اس بت کے جا سکتے نہیں
دیکھیں ہم کیونکر اسے آنکھیں ملا سکتے نہیں

یا خفا ہوتے تھے ہم تو منتیں کرتے تھے آپ
یا خفا ہیں ہم سے وہ اور ہم منا سکتے نہیں

دل کا ہر حال میں رہتا تھا بہت پاس ہمیں
ہو گیا ہجر میں اب کچھ نہیں وسواس ہمیں

اس پہ بھی رشتے نہ ٹوٹے بے نباہی کیا کروں
سر کدھر پٹکوں کدھر جاؤں الٰہی کیا کروں

وصل کا دن ہے وہی آنکھوں کے میرے سامنے
ہے گھڑی شب ہائے ہجراں کی سیاہی کیا کروں

تختہ تختہ ہو گیا طوفاں میں اگر جہاز
ہم سے اے یار وہاں اپنی تباہی کیا کروں

ہے تو وہ دشمن پہ محضر دیکھ کر خون کا مرے
سوچتا ہوں اس میں اپنی گواہی کیا کروں

شکر ہے شکر ہے دل ہو جاتا ہے پہلو میں ہوس
فرض کر لی ہے بتاں کی کم نگاہی کیا کروں

ہے جو نالاں ہم تو غیر ان چمن کی یاد میں
اک مزا ہے عندلیب زار کی فریاد میں

ہر لحظہ چشم منتظر ان کی رواں [illegible]
دکھلا دے منہ کو بیٹھے ہیں سب اشتیاق میں

مجنوں سے کوئی کہہ دے کہ اسیر زلف [illegible]
لیلیٰ غریب دولی ہے تیغ فراق میں

سب سے جدا ہے لہجہ ہمارا تو اے ہوس
زنہار یہ زبان نہیں روم و عراق میں

کبھی خاطر اپنے تئیں ہم آپ میں آنے نہیں
دیکھنے سے جسکے سیری ہی کبھو ہوتی نہیں
ہم نے ٹک دیکھا تو آنکھیں نیچی کر لیں شرم سے
لگی ہی دور از خود رفتگی اُن سے ہمیں
اُسکے جاتے ہی ہوا ہے مضطرب کیا ہوش
ہماری نذر کو جو خامہ سحر سر لائے ہیں
وہ لٹتے ہی ورق چہرے کا لیلیٰ کو عشق آیا ہے
سوا غم کے نہ کچھ دیکھا بجز حسرت نہ کچھ پایا
ہمیں پرستش سے بتا کیا کام ہے ہم لوگ دیوانے
سمجھے کر قتل جب فتراک سے باندھا تو یہ بولے
ہوش احسان جلادونکا ہے میری گردن پر
خواہ وہ قید رکھیں خواہ وہ آزاد کریں
دل سے کہہ جاتے اسیروں کی طرف سے یہ صبا
ہمکو ڈر ہے کہ کہیں باد صبا کے جھونکے
باغ سے اٹھنے سے تیرے ہم کو حیا آتی ہے
چمن دیکھو انکو ہوش پاس ہو قاتل کا بھلا
تو جو پڑا کھٹکا رہتا ہے آج کہیں کل کہیں
نگاہ بھی کیا چیز ہے سو جھتا پھر کچھ نہیں
دل سے نے تو جبر ال کیا روز کہے ہے یہی
جاتا ہوں جب اُسکے پاس کہتا ہے وہ آ ہوش
اب اُس سے درد دل کہتا ہوں جس اظہار تو نہیں
اسے اوجٹ شہر ہے یاد وہ دن بھی کہ جس روز
سر بازار اکثر ... دیتا ہے وہ مجھکو

آہ اگر وہ کبھی چھاتی سے لگ جاتے نہیں
برسوں اب وہ ہم کو صورت اپنی دکھلاتے نہیں
دیکھو اس طرف پھر کبھو کرشمہ ماتے نہیں
دن ہیں گذریں کر اب ہم آپ میں آتے نہیں
ہجر بھی ہوتا ہے لیکن اتنا گھبراتے نہیں
لب خاموش گویا سر بسر تقریر لائے ہیں
مصور ان کی کھینچے مجنوں کی جب تصویر لائے ہیں
عدم سے ساتھ اپنے ہم عجب تقدیر لائے ہیں
صف محشر میں ہمکو یا رب تقصیر لائے ہیں
ہم اس صحرا سے الفت سے عجب تحریر لائے ہیں
کہ میرے قتل کو اس شوخ کی شمشیر لائے ہیں
ہمکو طاقت نہ رہی اتنی کہ فریاد کریں
قید سے چھوٹیں تو پھر ہم چمن آباد کریں
اس چمن سے نہ میری خاک کو برباد کریں
روبرو کس کے تیرا شکوہ بیداد کریں
کس طرح نالہ تو خنجر فولاد کریں
اے دل خانہ خراب تجھکو بھی ہے کل کہیں
گر وہ ہوا اک ذرا آنکھ سے اوجھل کہیں
رات کٹی اوٹھیاں صبح ہوئی چل کہیں
آگئے تو میرے نہ آستانے سے ٹل کہیں
لگا لیتے ہیں سب اسکو وہیں اعتبار تو نہیں
گذر جاتی تھی ساری شب لیے ... ار تو نہیں
زباں اس شوخ کی ہے کسقدر طرار بالو نہیں

[illegible] ذکر کر تو میرے آگے اسکی ابرو کا
کہ چل جاتی ہے یہاں اکثر یونہی تلوار باتوں میں

[illegible] احوال اسیران [illegible] دیکھوں
چھپ کے جاؤں طرف روزن زندان دیکھوں

[illegible] کی نہیں سب [illegible]
لب افسوس کو اپنے تہ دندان دیکھوں

[illegible] خوبرویاں کی طرف
کہ ذرا جا کے میں تنہائی یاراں دیکھوں

[illegible] کے کہتا ہے
کس نے مارے ہیں ترے سینہ پہ پیکاں دیکھوں

[illegible] کیا ہو جس نے
کیا غضب ہے میں اسے ہمدم مستاں دیکھوں

[illegible] کہتے ہیں ہوش کیا تھے ہے
ہاتھ رکھکر میں ترا سینہ سوزاں دیکھوں

چمن سے کون گذرا [illegible] کی بے اختیاری ہیں
نسیم صبح کسکو ڈھونڈھتی پھرتی ہے کیاری میں

کسی کا دل نہ رنجیدہ ہوا فریاد سے اپنے
عجب لذت اٹھائی ہم نے چپکے چپکے زاری میں

قضا سے ناقہ چلاتا ہے مجنوں وہ نہیں سنتی
ہے مست خواب راحت صاحب محمل سواری میں

خدا کے واسطے صاحب ذرا تم بام پر آؤ
سر رہ کوئی کھڑا ہے دید کی امیدواری میں

[illegible] لعل بدخشاں سے ہوش [illegible]
مقابل اسکے کیا سلک گہر ہو آبداری میں

[illegible] اسیروں سے قفس میں
بھولے ہیں ہم آتے ہی صبا دیکے بس میں

[illegible] ہوتا در و دیوار چمن سے تو
سر مارتی ہے باد صبا کسکی ہوس میں

[illegible] میں جستجو سے [illegible] صحرائی کروں
کب تلک ڈھونڈھتا ہوں کہاں تک بادیہ پیمائی کروں

گر [illegible] سجدہ کرنے کا مجھے
آستان یار پر برسوں جبیں سائی کروں

[illegible] میں نہیں [illegible] اپنا رفیق
کس کی خاطر دوستوں میں محفل آرائی کروں

غارت دل کا جو کیا ہے ارادہ [illegible]
غمزہ کہتا ہے میں تاراج شکیبائی کروں

[illegible] نظر آتا [illegible]
کس کو میں اپنا انیس کنج تنہائی کروں

[illegible] کے آثار ہیں آئیں
جا بجا [illegible] لاکھوں [illegible] آئیں

[illegible] گفتگو [illegible] ہوش
صفائیاں [illegible] آئیں

[illegible] یہاں [illegible] والے
جو کاروان جاتے ہیں دنبال کاروالے

[illegible]
کسی کی خاک ہوتی ہے پامال کاروالے

ہر سطر موج رنگ سے [illegible] کاروان
گذرے ہے جوں سفر میں [illegible] روان
آنکھوں [illegible] پھرتی [illegible]
کیا یاد [illegible] کرگئی و [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
آشفتہ [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے [illegible] نالہ گلو گیر قفس [illegible]
ہر تار نفس ہوئے زنجیر قفس [illegible]
وا ہو نہیں سکے لب تقریر قفس [illegible]
[illegible] بلبل اٹھے شمشیر قفس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عالم فریب خوردہ حسن کلام ہے
اے آفتاب ہادی کوئے نگار ہو

وا ہو جو پردۂ رخ محمل نشیں ہوس
گلکشاں خوش ہو کر و گلا کہ عصیاں باغ پر
کون سیکش آج گندہ تھا خراماں باغ میں
یاد حق صحبت دیرینہ کرکے اے نسیم
انکی تیغ نیم برش تھا عکس رخ کس کا ہوس
راحت ملک عدم یاد نہیں یاروں کو
وہ جو ہیں دشمنے والے تیرے اپنے ناز
خفا کہ وہ بہت خونخوار دیکھئے کیا ہو
گئے ہی عفو کی امید گناہ قتل کا ہم
نہ آشنا ہیں موافق نہ دوست ہیں غمخوار
٥ متاع حسن کر اس گل کی اندلوٹیں ہوس
لطافت شب سرا بدل اسدم مجھے قابل ہو
بیٹھے بٹھائے ناحق لگتا ہے روگ جی کو
ٹھہرا ہیں ناقہ بیٹھا جاتا ہے سکلیا نہ
دوری سے رو رہیں کیا ہم یاراں رفتگاں کی
جب شال سرخ اوڑھی لیلے ہوس میں اسدم
صحرا میں جنوں سے مجھے تیغ نیا و
چوری تو عیاں ہو گئی مرا کشتہ زباں کی
اے منعکوی [illegible] طرح
ہو تا ہے [illegible] اللہ ہیر
عاشق کو [illegible] تو دیکھو

وہ دوست کے تیرے کیوں لگتیں تھا صبح جام دن
اسے بھلا کبھی تو بتایئے بھی کام دن
مغرب کو پھیر نہ مہر کی کھینچیے زمام دن
یوسف گل ہی حسن بہر حفظ رندان باغ میں
پھول آتے ہیں نظر پامال داماں باغ میں
گل سے کچھ شرح احوال اسیراں باغ میں
ہر سحر تھا غیرت سرو چراغاں باغ میں
عالم آزادی کا بھولا ہے گرفتاروں کو
سرزنش کرتے ہیں یوسف کے خریداروں کو
نئے نکالے ہیں اطوار دیکھئے کیا ہو
کھوٹے ہیں تیرے گنہگار دیکھئے کیا ہو
فلک ہے در پئے آزار دیکھئے کیا ہو
چمن چمن ہیں خریدار دیکھئے کیا ہو
اک چاند بغل میں ہے اک جب نہ مقابل ہو
یارب کبھو کسی سے الفت ہو کسی کو
سنا نہ سنا ہی اسنے مجنوں کی بیکسی کو
اک دن سفر جہاں سے درپیش ہے سبھی کو
دیکھا شفق میں پنہاں خورشید خاوری کو
دل کو میرے اس کا ہدف تیر بناؤ
ٹھو لیا نہ میرے سامنے تقصیر بناؤ
لوٹے ہوئے دلکی کوئی تعمیر بناؤ
یوں سیکڑوں باتیں کرو تدبیر بناؤ
آتا ہے [illegible] سے چلا شان تو دیکھو

ہر چند کہ اب دیکھتے ہو نامہ کو میرے
دیکھو نہ پریشانی میرے آشفتہ لکھے
دیدار کی خواہش میں یکی رنگین آنکھیں
عاشق کو تمہارا ہے تو حسن [illegible]
نت وطن میں تو رکھا ہے سرو ساماں مجھکو
میں ہوا داغ سے مر رہ ہوں نہیں [illegible]
پھر میں اشکوں کی دولت نظر آتی ہے موتی
نت جی ہی جی میں عشق کے صدمے اٹھا ہو
شوق افزوں ہوا اس سے داستاں کا
گر بیٹھے میری خاک تو اس در پہ آصبا
جی کو یقیں ہے کہ حشر میں [illegible] نگاہیں
ایسی زباں ہے جان کا ستانا [illegible] ہوش
کیوں حال تڑپنے میں نہ بسمل کا برا ہو
لیلیٰ کو ستانے لگی [illegible]
رہا تا نہ وہ دل اور [illegible] سے
مجنوں نے کیا تجھ بن جا اپنا [illegible]
خوباں سے کہو [illegible] ہوش [illegible]

یہ تم کو قسم ہے کسی عنوان تو دیکھو
آشفتگی زلف پریشان تو دیکھو
جان باختہ عشق کا ارمان تو دیکھو
اک مرتبہ بات اسکی ذرا مان تو دیکھو
اب دکھاتا ہے فلک شام غریباں مجھکو
قتل کرتے کو ہے بس جلوش وہاں مجھکو
خوش تر از سلطنت گھر تار گریباں مجھکو
شکوے کی بات ہے ہوش تم نہ لائے
یارو کوئی میری کہانی سنا ہو
مشت غبار خستہ دلاں ہے اٹھا ہو
ظالم ہاں تو تجھ سے نہ ٹکڑا چھپا ہو
تر نہمار بار عشق نہ سر [illegible] ہو
خنجر ہی دم ذبح وہ قاتل [illegible] برا ہو
اس رنج وہ صاحب تحمل کا برا ہو
کیا دل نے ستایا ہے [illegible] برا ہو
اف [illegible] رسوائی تحمل کا برا ہو
یا رب نہ کسی [illegible] کا برا ہو

ردیف یا

[illegible] رہا [illegible] دیدار کیا تھا
[illegible] بیمار کی شب [illegible] داغ سحر کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رشک [illegible]
[illegible] جان ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عشق کی گرمی سے کیونکر جل نہ جائیں استخواں
دیکھنا بھی ہوگیا خواب و خیال اب اے ہوس
نرگسِ مستِ گل سے لالۂ خنداں سے دور رہ
قطرہ بھی تجھکو ملے گا نہ ہو جا سے راکھ تو
جبرئیل گر طواف کو آوے تو وہ سکے
نہ لطف جاگنے کا شبِ انتظار میں
میں تو اسیرِ دامِ بلا ہو چکا ہوس
تھا جو حیراں میں یہ حیرت کدہ فانی دیکھ
تو جو گذرا درِ زنداں سے تو کس حسرت سے
سمجھے اپنے پہ مغرور ہے کیا مرغِ چمن
تو ہر دو تجھکو بنا ہے خدا نے لے بہت
بیوفا ہے مرے رکھتا ہی یہ امیدِ وفا

آگیا اک مشتِ خس آتش کے پرکالے کے ہاتھ
روز و شب ایک جگہ رہتے تھے انکا ہاتھ میں پا لیکے ہاتھ
لیکن یہ لئے نگہ رخِ جاناں سے دور رہ
لے آگ میرے سینۂ سوزاں سے دور رہ
میرے شہیدِ ناوکِ مژگاں سے دور رہ
اے گردِ خواب دامنِ مژگاں سے دور رہ
بہرِ خدا تو کاکلِ پیچاں سے دور رہ
رہ گیا آئینہ حیراں میری حیرانی دیکھ
ہوگیا دور سے تجھکو ترا زندانی دیکھ
اک ذرا مرغِ قفس کی بھی غزلخوانی دیکھ
اپنی تصویر پہ صنعِ قلمِ مانی دیکھ
اے ہوس دل سے ذرا تو میری نادانی دیکھ

ردیف ی

جو آئی یاد ہمکو اپنی بے اختیار آئی
دوا تھا ہر رگ سے غافل ہیں کسدن جو تیز دستہ [illegible]
دیکھا ہے رنجِ پیری کے اجل نزدیک تو آئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوا دیوانہ تو میں جب گل بہار آئی بہار آئی
صبا کیوں لیکے میرے سامنے مشتِ غبار آئی
تجھے آنا تھا پہلے آہ تو اب انجام کار آئی
شبِ ہجر زلفِ روشن یاد پھر پھر بیقرار آئی
شبِ ہجراں بڑی آخر تو صبحِ انتظار آئی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر سبزہ کی زبان یہاں مصروف العطش ہے
افسوس ابر رحمت گر آج تو نہ آوے

اللہ رے بدمزاجی کرتا ہے عاشقوں سے
وہ گفتگو کہ جس میں الفت کی بو نہ آوے

دکھلاؤں گر سوسن میں نگ سخن چمن میں
بلبل کو میرے آگے پھر گفتگو نہ آوے

بنایا کھوج برسوں نقش پائے رفتگاں ڈھونڈھتے
نہ ہو ممکن تو پا جن کا ہے کوئی کہاں ڈھونڈھتے

تلاش اس طرح بزم عیش میں ہے بے نشانوں کی
کوئی کپڑے میں چھپے نہ ہم سوزن کا نشان ڈھونڈھتے

ہم اسکے ذکر ہی سے خوش کیا کرتے ہیں اے آپا
سہارا غنچے تنگی کا غرق ہم جان ڈھونڈھتے

کدھر کو ڈھونڈ کر جاتا رہا عہد شباب اپنا
نہ پایا اس مسافر کو ہزاروں کاروان ڈھونڈھتے

اٹھاتا ہو سکے آدم یہ جب بار امانت کا
کہاں سے پھر کوئی اسکے لیے بار گراں ڈھونڈھتے

گرہ سا ہو نہیں ڈالی ہے ہوس افراط گریہ نے
نہ آہ ناتواں آئیگی لب تک وہاں ڈھونڈھتے

دل میں ایک اضطراب باقی ہے
یہ نشان شباب باقی ہے

اسکی رحمت سے نا امید نہ ہو
ابھی روز حساب باقی ہے

ایک دم کے لیے نہ گھبراؤ
نفس چند خواب باقی ہے

دل کو ہر دم ہوس بقول خفیف
پھر وہی اضطراب باقی ہے

گئے آج لوٹ ہیں جوانی میں کیا سے کیا تھے
جب اٹھے تھے زانو سے پاک آشنا تھے

جہاں کی تو ہر چیز میں ایک مزا تھا
نہ سمجھے کہ کس شے کے ہم مبتلا تھے

نہ کافر سے خلوت نہ زاہد سے الفت تھا
ہم اک ترم میں تھے یہ سب سے جدا تھے

نہ تھا میرے جنگل میں آزاد کوئی
نگو لیے تھی پابند زلف ہوا تھے

ہزار غریباں تا سدن کی جا ہے
وہ سولے ہیں پھرنے جو کل جا بجا تھے

بنا کر لگا انہیں کیوں جہاں میں
یہ سب حرف کیا ہیں کہ اک خوشنما تھے

گئے آخری نالے دو چار میں یا سنے
وہی نالے پائے شکستہ صدا تھے

تم احباب لے دنیا میں کسکو تھی راستی
ہر اک سچ جو تھے سے اپنے خفا تھے

چھٹا کے ہم شب کا گر خون انجمن میں اسکے
[illegible]

ترک چشم یار نے لی تیغ ابرو ترش پہ
[illegible]

کام آخر شمع کا بھی جلد کر اے سوز عشق
خوبی قسمت ہی تجھ سے تب قفس سے ہم ایسے
شام غربت خندہ زن ہے تیرہ بختی پر ہوس
ہو گیا غصہ میں چاہت کی نہ تلوار کی تھی
یاد ایام توانائی و آغاز جنوں
اگر نہ تھا دل کے تڑپنے کے مزے سے آگاہ
کبھی زلف ان کو جو کھولی ہی تو ہو دید شب تار کی
اگل و نسترن جدائی کچھ وہ جو لوہی گیسوئے یار میں
کسی جان اردھا [illegible] کہاں جاؤں یا
[illegible] ہو ہی [illegible] ہوش
نہ شجاعت آتی ہی کام یاں رہائی ہے درد و ستم سے

راکھ ہو کر لاکھ پر وہ لیے گلشن میں رہ سکے
نہ تہہ گل تیر پردہ باقی جیسا چمن میں رہ سکے
ہم مسافر کے گرو دن وطن میں رہ سکے
کیا میری موت بھی مرضی میں تری [illegible] تھی
وہ بھی کیا دن تھے کہ [illegible]
در خواہش [illegible] تازہ گرفتاری کی تھی
[illegible] فصل بہار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میری موت مجھکو چھڑاتی ہے فرقت دوستاں [illegible] ہم سے
وہ ہوا آنکھیں نیند کی لاتی ہیں کوئی سوتا کو وہ جگاتی ہیں
کھل ہم واکر [illegible] ہیں کہ [illegible] کو کچھ نسیم سے
شب [illegible] ہم سے کون [illegible] جو دن انتظار کا آ گیا
کوئی مرگ چھوٹتا نہ چھڑائیگا مجھے اس بلا سے [illegible] ہم سے

[illegible] داغ ہم دل [illegible]
[illegible] میری
[illegible] درد و غم و رنج
[illegible] دل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] نہ حور میں [illegible]
[illegible] میری
[illegible] میری
[illegible]
[illegible] ہو جاتی ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

کہتے ہو عبث یارو اب حال مرا اس کو
مجھ سا جو کوئی مہکش اٹھے لب دریا پر
ان صومعہ والوں کو خودداری کا دعوی ہے
گر تابش خورشید وہ چہرہ عرق افشاں ہو
اس گل کا تصور ہے اور گوشۂ تنہائی
زاہد کا دل نہ خاطر میخوار توڑیئے
ہو حکم باغباں تو لئیے بلبل اسیر
تصویر یار جی میں ہے لیجا کے مرقد میں
آزادی میں بھی یہاں تو اسیری ہی رہی گویا کہ
اسرار عشق مرنے تلک منکشف نہ ہو
ہیں نیم جاں رہا تو نزاکت کا تھا قصور
سر رشتۂ عشق کا ہی جدا سے اے ہوس
عالم کی زباں اور یہ گو قصۂ مجنوں ہے
ہر چین بھی دامن کی سر رشتۂ مضموں ہے
بال اسلئے ہیں سر پہ آشفتہ و ژولیدہ
آشوب دو عالم ہے رو دینا ترے عاشق کا
لے جلد خبر پیارے ان روزوں ہوس تیرا
نیند بھر کو بھی نہ سویا مر کے زنداں میں کبھی
قیس و فرہاد نہیں ہاے میں کس سے پوچھوں
باغباں باقی ہے اب بھی کوئی تنکا کہ نہیں
چشم اصلاح ہے لعنتی زباں والوں سے
رونے میں رات ہجر کی ساری گذر گئی
جس راہ سے گذر ہے دلدار کا ہوا

یہاں کام ہی آخر ہے جب تک کہ جوا سا آٹھے
ساغر میں ہما لونگے بوسے حنا سا آٹھے
مسجد کیطرف باریش وہ مست شراب آٹھے
کرنے کے لیے سایہ اس گل پہ سحاب آٹھے
اغلب کہ ہوس مجھکو اس رات تو خواب آٹھے
سو بار تو ہم پہ سبھی سو بار توڑ دیجیے
پژمردہ پھول باغ سے دو چار توڑ دیجیے
یوسف کا مول کچھ سر بازار توڑ دیجیے
زنداں کی کس امید پہ دیوار توڑ دیجیے
مہر سکوت منہ سے نہ زنہار توڑ دیجیے
کھنچا کے آپ اپنی تلوار توڑ دیجیے
تسبیح پھینک دیجیے زنار توڑ دیجیے
رفتہ رسوائی اپنی بھی موزوں ہے
ہر چند تھا اس کا ایک مصرعہ موزوں ہے
مجنوں کی سینہ سختی گر دشت [illegible] ہے
ہر قطرہ میں دریا ہے ہر ذرہ میں [illegible] ہے
مفتون و جگر خستہ دل اور [illegible]
صبح الم سے نہ سوئی [illegible]
نیند آتی ہے کسی کو شب ہجراں میں کبھی
آشیاں ہم نے بنایا تھا گلستاں میں کبھی
غلطی سے نکلے ہوس گر [illegible] زباں سے کبھی
گذری بری یہ گو شب ہجراں گذر گئی
سمجھا ہیں یہ نسیم بہاری گذر گئی

چشمک زنی سے غیر کی یہاں یہ ستم ہوا | گویا کہ اپنے دل سے کٹاری گذر گئی
لیلیٰ نے عیش و ناز میں گو عمر کی بسر | مجنوں کی بھی بذلت و خواری گذر گئی
اتنا جو پر غبار ہے یہ دشت دل ہوس | یہاں سے مگر کسی کی سواری گذر گئی

تجھے پہ لگا صندل وہ ہار رہیں نکلے | ہم کھینچ وہیں قشقہ زنار رہیں نکلے
بدر سے تری شورش لے فصل جنوں تجھ بن | دیوانوں کی زنجیریں ہشیار رہیں نکلے
عاشق کے تئیں اپنے سج اپنی دکھانے کو | ململ کا انگرکھا وہ سو بار رہیں نکلے
مرغوب جنوں پائی پوشاک نہ جب کوئی | ہم جامۂ عریانی ناچار رہیں نکلے
کیونکر نہ ہوس جاوے صدقے فلک نیلی | یہ ہی کا سب گنا جب یار رہیں نکلے

کیا دن تھے جب چھپ چھپ کر تم پاس ہمارے آتے تھے
کانپتے تھے بدنامی کے ڈر سے آنسو پی پی جاتے تھے
ہائے جوانی کیا موسم تھا اب وہ دن یاد آتے ہیں
روٹھتے تھے ہم ہر دم ان سے اور وہ آکے مناتے تھے
ہائے غضب ہے مجھ وحشی کو ایسی موسم میں قید کیا
سن جب شور فصل بہاراں مرغ قفس گھبراتے تھے
ذکر کیا میں آپ کا کس سے کس کے آگے نام لیا
دشمن تھے وہ لوگ مرے جو آپ کے تئیں بہکاتے تھے
ہائے وہ پہلی چاہ کا عالم کس سے میں اظہار کروں
میں تو جھجکتا [illegible] آپ تجمل تھا وہ [illegible] شرماتے تھے
[illegible] مشکل تھا پر وہ ہم سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ترے کوچے میں بیٹھے تو خوب ہوا کہ کشتۂ دیر و حرم سے چھپ کے
یہی کہتی تھی لیلی پردہ نشیں کہ فراق کی اب مجھے تاب نہیں
ملوں اس سے میں تا مرا قیس حزیں کسی شام سحر کے درد و الم سے چھپ کے
میں ہوا ابھی جو بسمل تیغ جفا و لے باقی ہے دل میں ابھی یہ وفا
کہ یقیں ہے لہو مرا جا کے حنا جو لگے تو نہ پائے ستم سے چھپ کے
ہو بستۂ چین کمند و رسن رہی بھاگتا ہی وہ بہر شکن
ترے حسن چشم ہوا ستم گر سا نگاہ کبھی یا صنم کے الم سے چھپ کے
نہ کیوں شاکی ہوں بخت سیاہ سے ہم کہ وہ معدن شفقت و لطف و کرم
کرے نالۂ شوق جو ہم کو ستم تو ستم ہی نہ لوگ ستم سے چھپ کے
مجھے رہ میں ملے کبھی وہ باندھے کمر چلے جاتے تھے باغ کو شب سحر
انہیں لاتا پکڑ کے مجھے کس کا تھا ڈر یہ فریب کے تو ولی قسم سے چھپ کے
ہوئے خوف سے گوشہ گزیں عدم گیا سینہ بلنگ فلک کا بھلس
شب ہجر میں یارو بغیر ہوس مرے نالے جو شیر الم سے چھپ کے

تم جو غافل ہو الفت کے گرفتاروں سے
سر پٹک مر گئے زنداں کی دیواروں سے

زینت پائے جنوں اس سے زیادہ کیا ہو
آبلے سب کے گھر سفتہ بنے خاروں سے

منزل ملک عدم ضعف سے طے ہوتی نہ تھی
قافلے چل بسے ہم بیٹھے رہے یاروں سے

خوش قیداں مردوں کو ٹھوکر سے جلا دیتی ہیں
حشر بپا ہے انہیں لوگوں کی رفتاروں سے

داغ دل سوز جگر کاوش غم درد فراق
بیشتر مرتے ہیں عاشق انہیں آزاروں سے

مشعل آتش دل گر چہ نہیں تو بھی ہوں
داغ سینے کے چمکتے ہیں فروزاں تاروں سے

کیا کیا نہ رنج ہم پہ ترے ہجر میں گزر گئے
اب جلد آ کہیں کہ بہت دن گزر گئے

سرخی کے واسطے یہ لکھا تھا یہ آب زر
اس منزل خراب سے ... گزر گئے

یہ موسم بہار میں وحشت کے ولولے
اب کیا مزا جنوں کا ...

دیکھیں ... ستم کی سحر آفرینیاں
لاکھوں ہی اپنی جان ...

رخصت کے وقت ہمنے ہوس آہ تو نہ کی
دامن میں کیا بھر لیوں لخت جگر ہمنے
یاران گذشتہ سے ملتے ہیں کوئی دم کو
صیاد کیا لے جب گلشن میں قفس اپنا
منظور نہیں ہم کو معشوق کی رسوائی
سمجھانے سے یاروں کے سمجھے نہ ہوس ہمتو
کیا فقط قید میں گلشن کا سماں بھول گئے
جنگل میں جو تم تھے چمن نے دکھلائی بہار
آخر کار ملا صاف ہی قاصد کو جواب
سرکشی کرتے ہیں ایسی جو نہالان چمن
درد دل کہنے گئے اس سے جو ہم بات ہوس
اگر اسکی تیغ ابرو سے ہمارا کام ہو جاوے
نہال قد کو اسکے گر نزاکت سے بھی جنبش ہو
قفس سے چھوٹنے کی ہے خوشی پر ساتھ یہ ڈر ہے
سنے گر نشہ میں بھی مجھ گرفتار محبت کی
سیہ طالع جو تھا میہماں شاہ خاور ہو
نہ چھوٹ بیقراری میری قاصد اس سے تو کہہ
نسیم صبح مت جا خوابگہ میں اسکی کہتا ہوں
ہوس جو کچھ تو سمجھا ہے وہی سچ ہے قیامت ہو
رنج بلا کشاں کا جس میں بیاں نہووے
سویا ہے صبح ہوتے وہ مست خواب راحت
میں نغمہ سنج گذروں گر راہ سے چمن کی
ہو کی جگہ بدن سے ایک دو ڈلیاں ہے

صدمے ہماری جان پہ لیکن گذر گئے
یہ باغ محبت کے پاس سے ہیں گذر ہمنے
اب دوش پہ باندھا ہے اسباب سفر ہمنے
سکان چمن پہ کی حسرت سے نظر ہمنے
رونے کی قسم کھائی اے دیدہ تر ہمنے
الفت میں کیا آخر جی کا ہی ضرر ہمنے
ہم تو جوں بلبل تصویر فغاں بھول گئے
گل فروشوں کی خریدار دکاں بھول گئے
طاق پر رکھکے مرے خط کو بتاں بھول گئے
کیا مگر آفت تاراج خزاں بھول گئے
سیکڑوں حرف خوشامد کے میاں بھول گئے
تڑپنا دل کی مٹے جھگڑا ابھی آرام ہو جاوے
نسیم نو بہاری مورد الزام ہو جاوے
ہماری ناتوانی پھر نہ ہمکو دام ہو جاوے
قفس پر عندلیب زار لے آرام ہو جاوے
تو اسکی طالعونکی صبح روشن شام ہو جاوے
میں ڈرتا ہوں نہ ترک نامہ و پیغام ہو جاوے
کہیں ایسا نہو تو مفت میں بدنام ہو جاوے
خیال پختہ مغزان جنوں گر خام ہو جاوے
ہر گز پسند اپنے وہ داستاں نہووے
گلشن میں عندلیبو شور فغاں نہووے
تا حشر کوئی بلبل رطب اللساں نہووے
پہلو میں دل کی جاگہ اخگر نہاں نہووے

میں تو ہوش فقط ہوں مشتاق رخِ جاناں
گر عقل ہو تو تجھ سے بدگماں نہ ہوئے

آشیاں تو ہو چکا برباد تیرے ہاتھ سے
اب کہاں جا کر عشق صیاد تیرے ہاتھ سے

فصلِ گل آئی قریب و ہم اسیر دام ہیں
دیکھیے کب ہوں رہا صیاد تیرے ہاتھ سے

تجھ سوا اپنے ہوش کا کون ہے فریاد رس
کس سے یہ جا کر کرے فریاد تیرے ہاتھ سے

ہے ہوا ایسی ہی واں کی عجب اسکا کیا ہے
تیرے کوچے میں اگر مست ہے ہشیار اُسے سمجھے

جس گھڑی ہاتھ میں ساقی نے لیا جام شراب
کیا ہی پیمانہ میں میخوار سے میخوار اُسے سمجھے

تیری تصویر جو گل ہاتھ میں تھی مانی کے
مشتری اس سے ہزار دل سے خریدار اُسے سمجھے

جب سے اسنے بھی ترا طرۂ طرار اُسے سمجھے
اسکی شوخی سے بھلا کیوں نہ دل زار اُسے سمجھے

باغ کے جانے کو وہ کیوں نہ اڑا دے ہوش
تجھ تاک سے جس مست کی دستار اُسے سمجھے

شمع سے فانوس کے جوں نور پیراہن میں ہے
داغ دل سے یہاں چراغ طور پیراہن میں

وہاں ہوا جاتا ہے غلط فتنہ مرتب وقت خواب
اور یہاں آب دم سا ظہور پیراہن میں ہے

دیکھ تو لے عاشق لیلیٰ کہ تیرے واسطے
صرف کسکی نرگس مخمور پیراہن میں ہے

کیا کہوں حسن بدن کا اسکے میں یار و فروغ
صاف تو یہ ہے کہ شمع طور پیراہن میں ہے

اسکو بھی لکھکر سنا دیجے نکو لے کالک ہوش
اور جو تجھکو غزل منظور پیراہن میں ہے

یوں نہاں اشتیاق رنجور پیراہن میں ہے
بوئے گل غنچہ کی جوں مستور پیراہن میں ہے

میلے کپڑوں میں بسا لے اسکے آئی بخت سے تو
بوئے یوسف گر تجھے منظور پیراہن میں ہے

صبح کے مانند ہے پاک گریباں سے عیاں
کب چھپا دستِ حسن کی مستور پیراہن میں ہے

تذکرہ یادگار شعرائے ہند... معروف بہ ... مع تصویر و سوانح عمری ... [illegible]

... حضرت ... فارسی ... مولانا ... مولوی ... ظلیم آبادی

... تذکرہ ... [illegible]

... قیمت علاوہ محصول ڈاک ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

دیوان ... موڈانی ... مع محصول	دیوان ... شاگرد مومن ... مع محصول
دیوان ... [illegible]	دیوان صبا لکھنوی ... مع محصول
دیوان قائم چاندپوری ...	دیوان سحر ...
دیوان میر سوز ...	دیوان مرزا حاتم علی مہر لکھنوی ...
دیوان ... [illegible]	دیوان مرزا ... شاگرد آتش ...
دیوان ... [illegible]	دیوان ... شاگرد ... مع محصول
دیوان ... دہلوی ...	دیوان ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]